خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

سوموار 6۔اپریل 2020ء | 12 شعبان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 83

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ﴿۶۰﴾

(النّساء:60)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

- آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کرنے والے اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کی سیرت مبارکہ کا مزید کچھ تذکرہ
- حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جن کی بابت آنحضرت ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہوئی ہے
- جنگ جمل کے بارے میں اُٹھنے والے بعض سوالات کے تفصیلی جواب ۔ حضرت طلحہؓ کی افسوسناک شہادت اور حضرت علیؓ اور صحابہؓ کا اظہار افسوس
- قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے جتنی اجازت ہے اس کے مطابق آج خطبہ کا انتظام ہے۔ دُنیا میں سننے والے ہزاروں لاکھوں ہیں، چاہے مسجد میں اس وقت میرے سامنے ہوں یا نہ ہوں ۔یہ وحدت قائم رکھنے کی ہمیشہ ہمیں کوشش اور دُعا بھی کرنی چاہیے
- اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے اور اس وباء کو بھی دُور کرےاور پھر دوبارہ مسجد کی رونقیں اسی طرح واپس بھی آجائیں۔ضروری تدابیر حفظ ماتقدم عمل میں لائیں
- سب سے بڑھ کر یہ کہ سچی توبہ کریں۔ پاک تبدیلی کر کے خدا تعالیٰ سے صُلح کریں ،راتوں کو اُٹھ کر تہجد میں دُعائیں مانگیں۔ آپ کی حالت کی سچی تبدیلی ہی خدا کے اس عذاب سے بچا سکے گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ مورخہ 3۔اپریل 2020ءبمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نےمورخہ 3۔ اپریل2020 ء کو مسجد مبارک ، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اےانٹر نیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا ۔ حضور انور نے فرمایا:آج کل کے حالات کے مطابق اور جو قانون یہاں کی حکومت نے بنایا ہے اس کے مطابق باقاعدہ لوگ ،سننے والے سامنے بیٹھے ہوں خطبہ نہیں دیا جا سکتا۔قانو ن کے دائرہ میں رہتے ہوئے جتنی اجازت ہے اس کے مطابق آج انتظام ہے۔کیونکہ دُنیا میں سننے والے ہزاروں لاکھوں ہیں، چاہےمسجد میں اس وقت میرے سامنے ہوں یا نہ ہوں ۔یہ وحدت قائم رکھنے کی ہمیشہ ہمیں کوشش اور دُعا بھی کرنی چاہئے ۔ اللہ تعالیٰ حالات بھی بہترکرے، اس وباء کو بھی دُور کرے اور پھر دوبارہ مسجد کی رونقیں اسی طرح واپس بھی آجائیں ۔ حضور انور نے فرمایا: اب میں خطبہ کا جو موضوع ہے اس کو شروع کرتا ہوں ۔ گزشتہ دو جمعے پہلے کے خطبہ میں حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کا ذکر ہو رہا تھا ۔ جنگِ جمل کے بارے میں اُٹھنے والے بعض سوالات ہیں جن کا کچھ حد تک جواب دونگا ۔ حضرت عمرؓ نے اپنی وفات سے قبل خلافت کی بابت ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ بخاری میں اس کی تفصیل موجود ہے ۔جب حضرت عمرؓ کی وفات کا وقت قریب تھا تو لوگوں نے کہا امیر المومنین! وصیت کر دیں،کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں ۔ انہوں نے فرمایا: میں چند لوگوں سے بڑھ کر کسی کو اس خلافت کا حقدار نہیں پاتا، کہ رسول اللہ ﷺ ایسی حالت میں فوت ہوئےکہ آپؐ ان سے راضی تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ ، عثمانؓ ،زبیرؓ ، طلحہؓ ، سعدؓ ، عبد الرحمن بن عوفؓ کا نام لیا ۔ فرمایا: میں اُس خلیفہ کو جو میرے بعد ہو گا مہاجرین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق ان کے لئے ادا کریں اور اُن کی عزت کا خیال رکھیں اور انصار کے متعلق بھی عمدہ سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ انہوں نے مہاجرین سے پہلےاپنے گھروں میں ایمان کوجگہ دی ۔ جو اُن میں سےکام کرنے والا ہو اُسے قبول کیا جائے اور سارے شہر کے باشندوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کی اس کو وصیت کرتا ہوں اور میں اس کو بدوی عربوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور میں اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے ذمہ کرتا ہوں ۔ جب آپؓ فوت ہو گئے ، تدفین سے فراغت ہوئی تو وہ آدمی جمع ہوئے جن کا نام حضرت عمرؓ نےلیا تھا ۔ حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ نے کہا: اپنا معاملہ اپنے میں سے تین آدمیوں کے سپرد کردو ۔حضرت زبیرؓ نے کہا: میں نے اپنا اختیارحضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کو دیا ۔ حضرت عبد الرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے کہا: آپ دونوں میں جو بھی اس امر سے دستبردار ہوگاہم اسی کے حوالہ اس معاملے کو کر دیں گے اور اللہ اور اسلام اس کا نگران ہوں، ان میں اسی کو تجویز کرے گا جو اس کے یعنی اللہ کے نزدیک افضل ہے۔اس

باقی صفحہ نمبر 8 پر

اس شمارہ میں

- خلاصہ خطبہ جمعہ 3۔اپریل2020ء
- متن خطبہ جمعہ 13مارچ 2020ء
- نظم۔ وہ ماں نہیں ہے مگر کم نہیں ہے ماؤں سے
- نظم۔ کمال یہ ہے!
- باجماعت نماز کے دوران مقتدی کہاں کھڑا ہو؟
- نماز جنازہ حاضروغائب
- سانحہ ارتحال

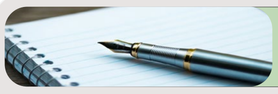

اداریہ

آج کل دن کیسے گزارا جائے

آج کرونا وبا کی وجہ سے جب تمام دنیا lock down میں چلی گئی ہےاور ہر آدمی کو حفاظتی تدابیر کے طور پر گھر میں رہنے کو کہا جا رہا ہے تو انسان سوچتا ہے کہ کیا کروں ، کیسے دن گزاروں؟ کیونکہ انسان کو تو سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ کے تحت چلتا پھرتا پُرزہ بنایا گیا ہے۔ہر انسان کا روزانہ کا اپنا شیڈیول ہوتا ہے۔بعض نے دفتروں میں جانا ہوتا ہے ،بعض نے اپنے تجارتی مراکز میں اور بعضوں کے اپنے کاروبار ہوتے ہیں جبکہ دہاڑی دار طبقہ نے تو پیٹ بھرنے کے لئے محنت مزدوری کرنی ہوتی ہے۔

آئیں اس اداریہ میں آپ کو بتاتے ہیں کہ گھروں میں بیٹھ کر اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔ان مصروفیات کے دو حصے ہیں ۔

1۔روحانی و دینی مصروفیات

2۔مادی مصروفیات

روحانی و دینی مصروفیات

روحانی و دینی مصروفیات میں سب سے پہلے تو میں قارئین کو یہ تجویز کروں گا کہ آج دنیا جس موذی ومہلک وائرس میں مبتلا ہے اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو رہے ہیں ۔ہمیں گھروں میں چلتے پھرتے ،اُٹھتے بیٹھتے تسبیح و تحمید ،درود شریف سے اپنی زبانیں تر رکھنی چاہیئں۔اپنے کردہ و ناکردہ گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے ’’اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ‘‘ کا ورد کثرت سے کریں۔مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کنبہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ مجھے یہ بہت پیارا ہے۔لہذا اس الٰہی کنبہ و خاندان کے افراد کی سلامتی اور بیماریوں بالخصوص موجودہ وائرس سے بچاؤ کے لئے زیرِ لب دعائیں کرتے رہیں۔ یا اللہ !جو اس بیماری میں مبتلا ہو چکے ہیں ان کو جلد شفا یاب کر اور جو محفوظ ہیں ان کو اس وائرس سے محفوظ ہی رکھ۔اگر ہم دوسروں کے لئے دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ لازماً ہمیں محفوظ رکھے گا ۔ہر احمدی کا ایک خاندان ’’جماعت احمدیہ‘‘ ہے جس کے سربراہ’’ ’’خلیفۃ المسیح‘‘ ہیں ۔سربراہ اور تمام افراد خاندان کے لئے خصوصی طور پر دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام احمدیوں کو اس بیماری اور وائرس سے محفوظ رکھے۔آمین

- **پھر عملی عبادات کی باری آتی ہے۔**جن میں فرض نمازوں کی ادائیگی اولین حیثیت رکھتی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27مارچ 2020ء کو عالمگیر جماعت احمدیہ کے نام پیغام میں گھروں میں پنجوقتہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے ۔اس سے نمازوں کی عادت بھی پختہ ہو گی اور گھر میں تمام فیملی کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی سے گھر میں ایک روحانی ماحول بھی پیداہوگا۔
- **نوافل کی ادائیگی:** پنجوقتہ نمازوں کے بعد اگلا نمبر مصروفیات اختیار کرنے میں نوافل کا آتا ہے۔ نوافل تو ماسوائے تین ممنوعہ اوقات کے ہر وقت پڑھے جا سکتے ہیں۔ تاہم ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سے نماز تہجد، اشراق اور چاشت کے نوافل مسنون ہیں ۔نماز تہجد پڑھنے کا حکم تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے۔جبکہ اشراق اور چاشت کے نوافل آنحضور ﷺ سے مروی ہیں ۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ پر معاندین کی طرف سے آنے والی مشکلات کی دوری کے لئے ہر فرد کو روزانہ 2نوافل ادا کرنے کی تلقین ادا کر رکھی ہے ۔توان حالات میں روزانہ وقت نکال کرنوافل پڑھنے سے بھی اپنے آپ کو بھی مصروف رکھا جاسکتاہے۔
- **تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ و تفسیر** :۔صبح نماز فجر کے بعد روزانہ حسب توفیق قرآن کریم کی تلاوت بھی ایک اچھا مصرف ہے۔جماعت میں رائج تراجم و تفاسیر سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔جو ابھی طفل مکتب ہیں ان کے لئے حضرت سید میر محمد اسحاقؓ کا ترجمہ قرآن مفید ثابت ہو گا ۔اس کے علاوہ تفسیر صغیر، ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے استفادہ بھی کرسکتے ہیں ۔
- **کتب حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام و علماء:**۔ان فارغ اوقات کا ایک اچھا مصرف حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی کتب کا مطالعہ کرنا ہے۔ اس کے نوٹس بھی لئے جا سکتے ہیں۔ویسے تو ہر گھر میں کچھ نہ کچھ کتب موجود ہوتی ہیں۔تاہم آج کل تمام کتب نیٹ اور موبائل فون پر بھی دستیاب ہیں۔
- **روزنامہ الفضل لندن آن لائن کا مطالعہ:**۔جماعت احمدیہ میں روزانہ کی بنیاد پر شائع ہونے والا واحد اور یکتا پرچہ الفضل لندن آن لائن ہے جو لندن وقت کے مطابق رات 12بج کر 2منٹ پر اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ ہو جاتا ہے۔اسے www.alfazlonline.org پر جا کر downlord کر کے اپنی علمی و روحانی پیاس بجھائی جا سکتی ہے۔اسے ٹویٹراور انسٹا گرام پر دیکھنے کے علاوہ سمارٹ و اینڈرائڈ فونز کی Apps کے ذریعہ بھی دیکھا اور پڑھا جا سکتا ہے جو یہ ہیں۔

https://apps.apple.com/gb/app/alfazlonline/id1500041209Android

https://play.google.com/store/apps/details?id=org.alfazlonline.alfazlonline&hl=en

- **MTA سے استفادہ:**۔روزانہ کے اوقات کو MTA سے استفادہ کر کے بھی مصروف رکھا جا سکتا ہے۔ یہ ایک روحانی مائدہ اور انعام ہے۔جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دور کے لئے جماعت احمدیہ کو مہیا فرمایا ہے۔
- **روحانی استعمال میں سے ایک اہم مصرف سوشل میڈیا کا مفید استعمال ہے۔** اس سلسلہ میں جہاں نیٹ سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے ۔وہاں سوشل میڈیا سے اسلامی و جماعتی تعلیمات کو اپنے عزیز و اقارب و دیگر احباب میں share کیا جا سکتا ہے۔یوں خود مصروف رہنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی اچھے مقاصد کے لئے مصروف کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 مارچ 2020ء کو ایک اہم اور تاریخی پیغام میں نہایت اچھے،عمدہ اور دلکش انداز میں ان امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔روزانہ کے امور اور مصروفیات کے علاوہ ایک ہفتہ وار مصروفیت(جو ایک یکجائی عبادت ہے)کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا ہے کہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ نماز جمعہ کی بھی ادائیگی کریں اور کسی کتاب ،الفضل یا الحکم سے کوئی اقتباس پڑھ کر خطبہ دیا جائے۔

متعدی اور موذی وبا کرونا کی مناسبت سے کشتی نوح میں بیان ہماری تعلیم سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جا سکتا ہے۔جس سے جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی بھی یاد دہانی ہو گی۔

دنیاوی ومادی مصروفیات

مادی مصروفیات میں سب سے پہلے تو دفاتر کے کام کو آپ کے سپرد کام ہیں ۔ان کو گھروں میں بیٹھ کر بھی کیا جا سکتا ہے اور کرنا بھی چاہئے۔آج کل دفاتر کے اکثر کام فونز اور کمپیوٹر پر ہوتے ہیں جو گھرمیں بیٹھے بآسانی کئے جا سکتے ہیں ۔مجھے انہی دنوں شیفیلڈ یوکے میں کسی کے گھر فون کرنے کا اتفاق ہوا ۔وہ فون بچی نے اُٹھایا پوچھنے پر کہ بابا سے بات کروا دیں کہنے لگی کہ بابا تو آفس میں ہیں ۔میں نے کہا کہ آفس تو آج کل بند ہیں ۔تو کہنے لگی کہ انہوں نے گھر میں ہی آفس بنایا ہوا ہے اور کمرے میں الگ تھلگ بیٹھتے ہیں۔

- اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لئے گھر میں اپنی اہلیہ ،ماں اور بہنوں کے روزانہ کے کام کاج میں ہاتھ بٹایا جا سکتا ہے۔عام دنوں میں دفتری یا کاروباری مصروفیات میں انسان بالعموم اپنے گھر والوں کا ہاتھ تو نہیں بٹا پاتا مگر ان دنوں ایسا کرکے سنت رسول ﷺ پر قدم مارا جا سکتا ہے۔آنحضور ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ وہ گھر میں اپنی بیگمات کا ہاتھ بٹا دیا کرتے تھے۔ گھریلو کاموں کے علاوہ کبھی کنویں سے پانی نکال کر، کبھی لکڑیاں اکھٹی کرکے وغیرہ۔
- آج کل دنیا بہت مصروف ترین ہوتی جارہی ہے۔موبائل فونز و دیگر الیکٹرانک ایجادات نے فیملی میں بہت Gapپیدا کر دیا ہے۔والد اپنی جگہ مصروف ہے اور بچوں کو کمپیوٹر اور موبائل سیل کے استعمال سے ہی فرصت نہیں۔ اس لئے بعض گھرانوں میں تو والد کی روزانہ اپنے بعض بچوں سے ملاقات ہی نہیں ہو پاتی۔ان دنوں سے فائدہ اُٹھا کر بچوں سے اس gap کو کم کیا جا سکتا ہے۔بچوں کی نگرانی بھی بآسانی ہو سکتی ہے۔ایک Dinning tableپر اکھٹے کھانا کھایا جا سکتا ہے۔جس سے گھر میں میل جول بڑھے گا جو تربیت کا ایک بہت اہم ذریعہ ہے۔
- گھروں میں رہ کر باغبانی بھی ہو سکتی ہے۔آپ پھول کی کیاریاں اور گملے تیار کریں ۔اگر وافر جگہ ہے تو موسمی سبزیاں بھی لگائی جا سکتی ہیں ۔الغرض گھر کو decorateکرنے کے لئے بھی وافر وقت میسر آسکتا ہے۔
- اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے گھروں میں ورزش کرنے کے لئے بھی وافر وقت میسر آ سکتا ہے۔جن کو چھت والے گھر میسر ہیں وہ وہاں سیر کریں ۔ٹیرس یا بالکونی میں بھی سیر ہو سکتی ہے۔غذا کم کھائیں اور دن میں تین چار دفعہ کھائیں۔ہمارے گھروں میں موجودگی سے ہمارے ہماری بیویوں پر work load نہ بڑھ جائے ۔اپنے غصہ پر کنڑول کریں اور اہل خانہ کا ساتھ دیں ۔مردوں کے گھروں میں موجودگی کی وجہ سے چین میں 300طلاقیں ہو چکی ہیں۔پاکستان میں 30 فیصد غصہ، depressionکا اضافہ ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آج کل کے حالات میں دینی و دنیاوی لحاظ سے اچھے رنگ میں زندگی گزارنی چاہئے اور یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ اپنا رحم کرتے ہوئے کل انسانیت کو اس وبا سے محفوظ رکھے آمین

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں مخمور اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی رسولؐ
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ اور سیرت کے پہلوؤں کا دلنشیں بیان

نبی اکرم ﷺ سے فیّاض کا لقب پانے والے، اپنی زندگی میں جنّت کی خوش خبری کے حامل، آپؓ غزوۂ احد کے دوران آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی خاطر اپنا ہاتھ شل کروانے کی سعادت پانے والے، ، حضرت عمرؓ کی طرف سے مقرر کردہ چھ رکنی شوریٰ کمیٹی کے ممبر

حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا

حضرت طلحہؓ احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے اور آپؐ سے موت پر بیعت کی

جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبیداللہؓ کو دیکھ لے

کورونا وائرس سے پھیلنے والی وبا سے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بچانے اور تدابیر اختیار کرنے نیز دعاؤں کی طرف بہت توجہ کرنے کی نصیحت

خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 13۔ مارچ 2020ء مسجد مبارک ،اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے)، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج جن بدری صحابی کا ذکر ہو گا ان کا نام ہے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ۔ حضرت طلحہؓ کا تعلق قبیلہ بنو تَیم بن مرّہ سے تھا۔ ان کے والد کا نام عبیداللہ بن عثمان اور والدہ کا نام صَعْبَہ تھا جو عبداللہ بن عماد حضرمی کی بیٹی اور حضرت عَلاء بن حضرمی کی بہن تھیں۔ حضرت طلحہؓ کی کنیت ابومحمد تھی۔ حضرت عَلاء بن حَضْرَمِی کے والد کا نام عبداللہ بن عماد حضرمی تھا۔ حضرت عَلاء حضرموت سے تعلق رکھتے تھے اور حَرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحرین کا حاکم مقرر فرمایا۔ یہ تاوفات بحرین کے حاکم رہے۔ ان کی وفات 14ہجری میں حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ ان کا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن کفر کی حالت میں مارا گیا اور دوسرا بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں سے پہلا شخص تھا جس کو ایک مسلمان نے قتل کیا اور اس کا مال پہلا تھا جو بطور خُمس کے اسلام میں آیا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 160 ومن بنی تیم بن مرة طلحہ بن عبید اللہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۱۷ العلاء بن الحضرمی دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

ساتویں پشت میں حضرت طلحہؓ کا نسب نامہ مرّہ بن کعب پر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے اور چوتھی پشت میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ۔ ان کے والد عبید اللہ نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا لیکن والدہ نے لمبی زندگی پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر صحابیہ ہونے کا شرف پایا۔ ہجرت سے قبل یہ اسلام لے آئی تھیں۔

(ماخوذ از روشن ستارے از غلام باری سیف صاحب جلد دوم صفحہ 128)

حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا۔ ان کی جنگِ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے قافلے کی شام سے روانگی کا اندازہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی روانگی سے دس روز پہلے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کو قافلے کی خبررسانی کے لیے بھیجا۔ دونوں روانہ ہو کر حَوْرَاء پہنچے تو وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ قافلہ ان کے پاس سے گزرا۔ حَوراء بحیرۂ احمر پر واقع ایک پڑاؤ ہے جہاں سے حجاز اور شام کے درمیان چلنے والے قافلے گزرتے تھے۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت طلحہؓ اور حضرت سعیدؓ کے واپس آنے سے پہلے ہی یہ خبر معلوم ہو گئی۔ آپؐ نے اپنے صحابہ کو بلایا اور قریش کے قافلے کے قصد سے روانہ ہوئے مگر قافلہ ایک دوسرے راستے یعنی ساحل کے راستے سے تیزی سے نکل گیا۔ اس کا پہلے بھی ایک جگہ ذکر ہو چکا ہے۔ اور قافلہ والے تلاش کرنے والوں سے بچنے کے لیے دن رات چلتے رہے۔ یہ قافلہ کافروں کا، مکّے والوں کا تھا۔ حضرت طلحہ بن عُبیداللہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ مدینے کے ارادے سے روانہ ہوئے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قافلے کی خبر دیں۔ ان دونوں کو آپؐ کی غزوۂ بدر کے لیے روانگی کا علم نہیں تھا۔ وہ مدینہ اس دن پہنچے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں قریش کے لشکر سے جنگ کی۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مدینے سے روانہ ہوئے اور آپؐ کی بدر سے واپسی پر تُرْبَان میں ملے۔ تُرْبَان بھی مدینے سے انیس میل کے فاصلے پر ایک وادی ہے جس میں کثرت سے میٹھے پانی کے کنویں ہیں۔ غزوۂ بدر کے لیے جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت سعیدؓ جنگ میں شامل نہ ہوئے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مالِ غنیمت میں سے ان کو حصہ عطا فرمایا جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا ہے۔ پس وہ دونوں بدر میں شاملین ہی قرار دیے گئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 162 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیة بیروت 1990ء)

(السیرة النبویة فی ضوء القرآن والسنة جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ دار القلم دمشق)

(فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن صفحہ 75 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

حضرت طلحہؓ غزوۂ احد اور باقی دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ صلح حدیبیہ کے موقعے پر بھی موجود تھے۔ یہ ان دس اشخاص میں سے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔ ان آٹھ لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور ان پانچ لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ سے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ حضرت عمرؓ کی قائم کردہ شوریٰ کمیٹی کے چھ ممبران میں سے ایک تھے۔ یہ وہ احباب تھے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے۔

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب جزء 2 صفحہ 317 طلحہ بن عبید اللہ دار الکتب العلمیة بیروت)

(الاصابہ جلد 3 صفحہ 430 طلحہ بن عبید اللہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۵ء)

یزید بن رُوْمَان روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ دونوں حضرت زبیر بن عوامؓ کے پیچھے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا اور ان دونوں کو قرآن پڑھ کر سنایا اور انہیں اسلام کے حقوق کے بارے میں آگاہ کیا اور ان دونوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے شرف کا وعدہ کیا۔ اس پر آپ دونوں یعنی حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ ایمان لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں حال ہی میں ملک شام سے واپس آیا ہوں جب واپسی پر مَعَان، یہ بھی ایک جگہ کا نام ہے جو مؤتہ سے پہلے واقع ہے۔ غزوۂ مؤتہ کے موقع پر اس جگہ پہنچ کر مسلمانوں کو معلوم

ہوا کہ رومیوں کا دو لاکھ کا لشکر مسلمانوں کے لیے تیار ہے تو صحابہؓ یہاں دو دن ٹھہرے رہے۔

بہرحال یہ کہتے ہیں کہ میں جب واپسی پر مَعان اور زَرْقَاء، یہ بھی مقام مَعان کے ساتھ واقع ہے، کے درمیان پہنچا اور ہمارا وہاں پڑاؤ تھا۔ ہم سوئے ہوئے تھے کہ ایک منادی کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ اے سونے والو! جاگو کہ احمدؐ مکے میں ظاہر ہو چکا ہے۔ پھر ہم وہاں سے واپس پہنچے تو آپؐ کے بارے میں سنا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد،الجزء الثالث صفحہ40،عثمان بن عفان،مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2012ء)

(فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمن صفحہ 279 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

(معجم البلدان جلد 3 صفحہ 173 الزرقاء المکتبۃ العصریۃ بیروت 2014ء)

حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بُصریٰ (جو ملکِ شام کا ایک عظیم شہر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے ہمراہ تجارتی سفر کے دوران اس شہر میں قیام فرما ہوئے تھے تو کہتے ہیں کہ میں بُصریٰ) کے بازار میں موجود تھا کہ ایک راہب اپنے صَوْمَعَہ یعنی یہودیوں کی عبادت گاہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ قافلے والوں سے پوچھو کہ ان میں کوئی شخص اہلِ حرم میں سے بھی ہے؟ میں نے کہا ہاں! میں ہوں۔ اس نے پوچھا کیا احمدؐ ظاہر ہو گیا ہے؟ تو حضرت طلحہؓ نے کہا کہ کون احمد؟ اس نے کہا عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں وہ ظاہر ہو گا اور وہ آخری نبی ہو گا۔ ان کے ظاہر ہونے کی جگہ حرم ہے اور ان کی ہجرت گاہ کھجور کے باغ اور پتھریلی اور شور اور کلر والی زمین کی طرف ہو گی۔ تم انہیں چھوڑ نہ دینا۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ اس نے جو کچھ کہا وہ میرے دل میں بیٹھ گیا۔ میں تیزی کے ساتھ روانہ ہوا اور مکے آ گیا۔ دریافت کیا کہ کوئی نئی بات ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں محمد بن عبداللہ امین، مکہ والے آپؐ کو امین کہا کرتے تھے، امین نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ابن ابی قحافہ، حضرت ابوبکرؓ کی کنیت تھی انہوں نے ان کی پیروی کی ہے۔ کہتے ہیں میں روانہ ہوا اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا تم نے ان صاحب کی پیروی کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تم بھی ان کے پاس چلو اور ان کی پیروی کرو کیونکہ وہ حق کی طرف بلاتے ہیں۔ حضرت طلحہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو راہب کی گفتگو بیان کی۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت طلحہؓ کو ساتھ لے کر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو حاضر کیا۔ حضرت طلحہؓ نے اسلام قبول کیا اور جو کچھ راہب نے کہا تھا اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 161 طلحہ بن عبید اللہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

تاریخ کی ایک کتاب طبقات الکبریٰ میں اس کا ذکر ہے۔ جب حضرت طلحہؓ اسلام لائے تو نوفل بن خُوَیلد بن عَدَوِیَّہ نے انہیں اور حضرت ابوبکرؓ کو ایک رسی سے باندھ دیا۔ اس لیے انہیں اور حضرت ابوبکرؓ کو قَرِینَیْن یعنی دو ساتھی بھی کہتے تھے۔ نوفل قریش میں اپنی سختی کی وجہ سے مشہور تھا۔ ان کو باندھنے والوں میں ان کا بھائی یعنی حضرت طلحہؓ کا بھائی عثمان بن عبیداللہ بھی تھا۔ باندھا اس لیے تھا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکیں اور اسلام سے باز آ جائیں۔ امام بیہقی نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! عَدَوِیَّہ کے شر سے انہیں بچا۔(ماخوذ از روشن ستارے از غلام باری سیف صاحب جلد دوم صفحہ 129-130)

حضرت مسعود بن خراشؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بہت سارے لوگ ایک نوجوان کا پیچھا کر رہے ہیں جس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ طلحہ بن عبید اللہؓ بے دین ہو گیا ہے اور ان کی والدہ صَعْبَہ ان کے پیچھے غصے میں ان کو گالیاں دیئے جا رہی تھی۔

(التاریخ الصغیر لامام بخاری جلد اوّل صفحہ 113 دار المعارفہ بیروت)

عبداللہ بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی طرف ہجرت کرتے ہوئے خَرَّار،یہ بھی ایک وادی ہے جو حجاز کے قریب واقع ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ بہرحال جب یہ خَرَّار مقام سے روانہ ہوئے تو صبح کے وقت حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ ملے جو شام سے قافلے کے ہمراہ آ رہے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو شامی کپڑے پہنائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ اہلِ مدینہ بہت دیر سے منتظر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلنے میں تیزی اختیار فرمائی اور حضرت طلحہؓ مکے چلے گئے۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ کے گھر والوں کو اپنے ہمراہ لے کر مدینے پہنچ گئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 161 طلحہ بن عبید اللہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(معجم البلدان جلد 2 صفحہ 400 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے مکے میں جب اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل ان دونوں کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی اور جب مسلمان ہجرت کر کے مدینے پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

ایک دوسرے قول کے مطابق ایک روایت یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی اور ایک تیسری روایت یہ ہے کہ حضرت طلحہؓ اور حضرت اُبَی بن کعبؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ جب حضرت طلحہؓ نے مدینے ہجرت کی تو وہ حضرت اسعد بن زُرارہؓ کے مکان پر ٹھہرے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 85 طلحہ بن عبید اللہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 162 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت طلحہؓ کی بعض مالی قربانیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فیاض قرار دیا تھا۔ بہت فیاض ہیں۔ چنانچہ غزوۂ ذی قرد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک چشمے پر سے ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا تو آپؐ کو بتایا گیا کہ اس کنویں کا نام بِیْسَانْ ہے اور یہ نمکین ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اس کا نام نُعْمَان ہے اور یہ میٹھا اور پاک ہے۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ نے اس کو خریدا اور وقف کر دیا۔ اس کا پانی میٹھا ہو گیا۔ جب حضرت طلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ واقعہ بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا طلحہ! تم تو بڑے فیاض ہو۔ پس ان کو 'طلحہ فیاض' کے نام سے پکارا جانے لگا۔

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد طلحہؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن حضرت طلحہ کا نام طَلْحَةُ الْخَيْر رکھا۔ غزوۂ تبوک اور غزوۂ ذی قرد کے موقع پر طَلْحَةُ الْفَيَّاض رکھا اور غزوۂ حُنین کے روز طَلْحَةُ الْجُود رکھا۔ اس کا مطلب بھی فیاضی ہے، سخاوت ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد3 صفحہ 478 باب یذکر فیہ صفتہ ﷺ الباطنۃ...دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء3 صفحہ85 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیہ بیروت)

سَائِب بن یَزِید سے مروی ہے کہ میں سفر و حضر میں حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے ہمراہ رہا مگر مجھے عام طور پر روپے اور کپڑے اور کھانے پر طلحہؓ سے زیادہ سخی کوئی نہیں نظر آیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 167 طلحہ بن عبید اللہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے صحابہ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی۔ جب بظاہر مسلمانوں کی پسپائی ہوئی تھی تو وہ ثابت قدم رہے اور وہ اپنی جان پر کھیل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ شہید ہو گئے۔ بیعت کرنے والے لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ، حضرت سہل بن حُنَیفؓ اور حضرت ابودُجانہؓ شامل تھے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جزء 3 صفحہ 431 طلحہ بن عبید اللہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

حضرت طلحہؓ احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے اور آپؐ سے موت پر بیعت کی۔ مالک بن زُہَیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیر مارا تو حضرت طلحہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے بچایا۔ تیر ان کی چھوٹی انگلی میں لگا جس سے وہ بے کار ہو گئی۔ جس وقت انہیں تیر لگا، تو پہلا تیر لگا تو تکلیف سے ان کی 'سی' کی آواز نکلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بسم اللہ کہتے تو اس طرح جنت میں داخل ہوتے کہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ بہرحال اس روز، تاریخ کی ایک کتاب میں آگے لکھا ہے کہ جنگِ احد کے اس روز حضرت طلحہؓ کے سر میں ایک مشرک نے دو دفعہ چوٹ پہنچائی۔ ایک مرتبہ جبکہ وہ اس کی طرف آ رہے تھے۔ دوسری دفعہ جبکہ وہ اس سے رخ پھیر رہے تھے۔ اس سے کافی خون بہا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء3 صفحہ162-163 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اسی واقعہ کی اور تفصیل سیرۃ الحلبیہ میں ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ قیس بن ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے احد کے دن حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کے ہاتھ کا حال دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیروں سے بچاتے ہوئے شل ہو گیا تھا۔ ایک قول ہے کہ اس میں نیزہ لگا تھا اور اس سے اتنا خون بہا کہ کمزوری سے بیہوش ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان پر پانی کے چھینٹے ڈالے یہاں تک کہ ان کو ہوش آیا۔ ہوش آنے پر انہوں نے فوراً پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا وہ خیریت سے ہیں اور انہوں نے ہی مجھے آپؐ کی طرف بھیجا ہے۔ حضرت طلحہؓ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَهٗ جَلَلٌ کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں۔ ہر مصیبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھوٹی ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 324 غزوہ احد دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

اسی جنگ کے واقعے کی ایک روایت ایک تاریخ میں اس طرح ملتی ہے کہ حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو زرہیں پہنے ہوئے تھے۔ آپؐ نے چٹان پر چڑھنا چاہا مگر زرہوں کے وزن کی وجہ سے اور سر اور چہرے پر چوٹ سے خون بہنے کی وجہ سے، (آپؐ زخمی ہوئے تھے اس کے بعد کا یہ واقعہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمزوری ہو گئی

تھی تو چٹان پہ چڑھ نہ سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ کو نیچے بٹھایا اور ان کے اوپر پیر رکھ کر چٹان پر چڑھے۔ حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 85 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(السیرۃ الحلبیہ جلد 2 صفحہ 321 غزوۂ احد دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت طلحہؓ کی ایک ٹانگ میں لنگڑاہٹ تھی جس کی وجہ سے وہ صحیح چال کے ساتھ چل نہیں سکتے تھے۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا تو وہ بہت کوشش کر کے اپنی چال اور اپنے قدم ٹھیک رکھ رہے تھے تا کہ لنگڑاہٹ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لیے ان کی لنگڑاہٹ دور ہو گئی۔ (السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 322 غزوۂ احد دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

عائشہ اور ام اسحاق جو حضرت طلحہؓ کی بیٹیاں تھیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ احد کے دن ہمارے والد کو چوبیس زخم لگے جن میں سے ایک چوکور زخم سر میں تھا اور پاؤں کی رگ کٹ گئی تھی۔ انگلی شل ہو گئی تھی اور باقی زخم جسم پر تھے۔ ان پر غشی کا غلبہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے آپؐ کا چہرہ بھی زخمی تھا۔ آپؐ پر بھی غشی کا غلبہ تھا۔ حضرت طلحہؓ آپؐ کو اٹھا کر، اپنی پیٹھ پر اس طرح الٹے قدموں پیچھے ہٹے کہ جب کبھی مشرکین میں سے کوئی ملتا تو وہ اس سے لڑتے یہاں تک کہ آپؐ کو گھاٹی میں لے گئے اور سہارے سے بٹھا دیا۔ یہ طبقات الکبریٰ کا حوالہ ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 163 طلحہ بن عبید اللہ قریشی
مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

غزوۂ احد کے دن جب خالد بن ولید نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کیا اور مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے جو تفصیل مختلف روایتوں سے لے کے بیان فرمائی ہے، وہ جو پچھلے واقعات گزر چکے ہیں ان کی مزید تفصیل ہے۔ وہ حضرت طلحہؓ کی ثابت قدمی اور قربانی کے معیار کا ایک عجیب نظارہ پیش کرتی ہے۔ پہلے بھی اسی سے جو دیکھ چکے ہیں، سن چکے ہیں اسی سے یہ معیار نظر آرہا ہے لیکن بہرحال اس کی تفصیل کچھ اور اس طرح ہے جو آپؓ نے بیان فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ

’’ چند صحابہؓ دوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ تیس تھی۔ کفار نے شدت کے ساتھ اس مقام پر حملہ کیا جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ یکے بعد دیگرے صحابہؓ آپ کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے لگے۔ علاوہ شمشیر زنوں کے تیر انداز اونچے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بے تحاشا تیر مارتے تھے۔‘‘ یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن اس وقت بے تحاشا تیر مارتے تھے۔ ’’اس وقت طلحہؓ نے جو قریش میں سے تھے اور مکہ کے مہاجرین میں شامل تھے، یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن سب کے سب تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی طرف پھینک رہا ہے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو نشانہ پر گرتا تھا وہ طلحہؓ کے ہاتھ پر گرتا تھا مگر جانباز اور وفا دار صحابیؓ اپنے ہاتھ کو کوئی حرکت نہیں دیتا تھا۔ اس طرح تیر پڑتے گئے اور طلحہؓ کا ہاتھ زخموں کی شدت کی وجہ سے بالکل بے کار ہو گیا اور صرف ایک ہی ہاتھ ان کا باقی رہ گیا۔ سالہا سال بعد اسلام کی چوتھی خلافت کے زمانہ میں جب مسلمانوں میں خانہ جنگی واقع ہوئی تو کسی دشمن نے طعنہ کے طور پر طلحہؓ کو کہا ٹُنڈا۔ اس پر ایک دوسرے صحابیؓ نے کہا ہاں ٹُنڈا ہی ہے مگر کیسا مبارک ٹُنڈا ہے۔ تمہیں معلوم ہے طلحہؓ کا یہ ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی حفاظت میں ٹُنڈا ہوا تھا۔ احد کی جنگ کے بعد کسی شخص نے طلحہؓ سے پوچھا کہ جب تیر آپؓ کے ہاتھ پر گرتے تھے تو کیا آپؓ کو درد نہیں ہوتی تھی اور کیا آپؓ کے منہ سے اُف نہیں نکلتی تھی؟ طلحہؓ نے جواب دیا۔ درد بھی ہوتی تھی اور اُف بھی نکلنا چاہتی تھی لیکن میں اُف کرتا نہیں تھا تا ایسا نہ ہو کہ اُف کرتے وقت میرا ہاتھ ہِل جائے اور تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر آ گرے۔‘‘ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 250)

غزوۂ حمراء الاسد کے موقع پر تعاقب میں روانہ ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: طلحہ تمہارے ہتھیار کہاں ہیں؟ حضرت طلحہؓ نے عرض کیا کہ قریب ہی ہیں۔ یہ کہہ کر وہ جلدی سے گئے اور اپنے ہتھیار اٹھا لائے حالانکہ اس وقت طلحہؓ کے صرف سینے پر ہی احد کی جنگ کے نو زخم تھے۔ ان کے جسم پر کل ملا کر ستر سے اوپر زخم تھے۔ حضرت طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے زخموں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کے متعلق زیادہ فکر مند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پوچھنے لگے کہ تم نے دشمن کو کہاں دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ شیبی علاقے میں۔ آپؐ نے فرمایا یہی میرا بھی خیال تھا جہاں تک ان کا یعنی قریش کا تعلق ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو ہمارے ساتھ آئندہ کبھی اس طرح کا معاملہ کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مکے کو ہمارے ہاتھوں سے فتح کر دے گا۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 350-351 غزوۂ احد دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

غزوۂ تبوک کے موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بعض منافقین سُوَیْلِم یہودی کے گھر جمع ہو رہے ہیں اور اس کا گھر جَاسُوم مقام کے قریب تھا۔ جاسوم کو بِئرِ جَاسِم بھی کہتے ہیں۔ یہ شام کی سمت میں رَاتِج کے نواح میں ابوھَیْثَم بن تَیِّھَان کا کنواں تھا اور اس کا پانی بہت عمدہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پانی پیا تھا۔ بہرحال وہ اس کے گھر جمع ہو رہے تھے اور وہ منافق ان لوگوں کو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے روک رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ کو بعض اصحاب کی معیت میں اس کی طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ سُوَیْلِم کے گھر کو آگ لگا دی جائے۔ حضرت طلحہؓ نے ایسا ہی کیا۔ ضَحَّاک بن خلیفہ گھر کے عقب سے بھاگنے لگا۔ اس دوران اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے باقی اصحاب فرار ہو گئے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جلد دوم صفحہ 517 غزوۂ تبوک :تحریق بیت سویلم شرکۃ مکتبۃ و مطبعۃ مصطفیٰ البالی مصر 1955ء)

(فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن صفحہ 84 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے دو ہمسائے ہوں گے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 86 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

غزوۂ تبوک میں پیچھے رہنے والوں میں سے ایک حضرت کعب بن مالکؓ بھی تھے۔ ان کا بائیکاٹ ہوا۔ چالیس روز کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور معافی کا اعلان ہوا اور یہ مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت طلحہؓ نے آگے بڑھ کر حضرت کعبؓ سے مصافحہ کیا۔ان کو مبارک باد دی۔ سوائے حضرت طلحہؓ کے مجلس سے کوئی نہ اٹھا تھا۔ حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت طلحہؓ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا۔

(ماخوذ از روشن ستارے از غلام باری سیف صاحب جلد دوم صفحہ 145)

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نو لوگوں کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی یہی گواہی دوں تو گناہ گار نہیں ہوں گا۔ کہا گیا یہ کیسے ممکن ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے تو وہ ہلنے لگا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ٹھہرا رہ اے حراء! یقیناً تجھ پر ایک نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی اور نہیں۔ عرض کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت سعیدؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہیں۔ یہ نو لوگ تھے۔ پوچھا گیا دسویں کون ہیں؟ تو انہوں نے تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر حضرت سعید بن زیدؓ نے کہا کہ وہ میں ہوں۔

(سنن الترمذی ابواب المناقب باب مناقب ابی الاعور واسمہ سعید بن زید حدیث 3757)

حضرت سعید بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کا مقام ایسا تھا کہ میدانِ جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے لڑتے تھے اور نماز میں آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثانی صفحہ 478
سعید بن زید دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبیداللہؓ کو دیکھ لے۔

حضرت موسیٰ بن طلحہؓ اور حضرت عیسیٰ بن طلحہؓ اپنے والد حضرت طلحہ بن عُبَیداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھتا ہوا حاضر ہوا کہ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ یعنی وہ جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا، سے کون مراد ہے؟ اعرابی نے جب آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر اس نے پوچھا تو آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ پھر اس نے پوچھا مگر پھر بھی، تیسری دفعہ بھی آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ پھر وہ یعنی حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے آیا۔ میں نے اس وقت سبز لباس پہنا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت طلحہؓ کو دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے جو پوچھتا تھا کہ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ سے کون مراد ہے؟ اعرابی نے کہا یا رسول اللہؐ! میں حاضر ہوں۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں آپؐ نے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا دیکھو یہ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ کا مصداق ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 86 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے ساتھ تھے۔ ہم لوگوں نے احرام باندھ رکھا تھا۔ کوئی شخص ہمارے پاس ایک پرندہ بطور ہدیہ کے لایا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھا لیا اور کچھ لوگوں نے اجتناب کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے ان لوگوں سے موافقت اختیار کی جنہوں نے اسے کھا لیا تھا اور فرمایا کہ ہم نے بھی حالتِ احرام میں دوسرے کا شکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کھا لیا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 7 مسند ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ حدیث 1383 مؤسسۃ الرسالۃ 2001ء)

حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے جسم پر دو کپڑے دیکھے جو سرخ مٹی میں رنگے ہوئے تھے حالانکہ وہ احرام میں تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ اے طلحہ! ان دونوں کپڑوں کا کیا حال ہے یعنی یہ رنگے کیوں ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا امیر المومنین! میں نے تو انہیں مٹی میں رنگا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے صحابہ کی جماعت! تم امام ہو۔ لوگ تمہاری اقتدا کریں گے۔ اگر کوئی جاہل تمہارے جسم پر یہ دونوں کپڑے دیکھے گا تو کہے گا کہ طلحہؓ رنگین کپڑے پہنتے ہیں حالانکہ وہ حالت احرام میں ہیں۔ اعتراض کرے گا کہ سفید کی بجائے رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں چاہے جس چیز میں بھی تم نے مرضی رنگا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا احرام باندھنے والے کے لیے سب سے اچھا لباس سفید ہے۔ اس لیے لوگوں کو شبہ میں نہ ڈالو۔

حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ نے اپنی ایک زمین حضرت عثمان بن عفانؓ کو سات لاکھ درہم میں فروخت کی۔ حضرت عثمانؓ نے یہ رقم ادا کر دی۔ جب حضرت طلحہؓ یہ رقم اپنے گھر لے آئے تو انہوں نے کہا کہ اگر کسی شخص کے پاس رات بھر اس قدر رقم پڑی رہے تو کیا معلوم اس شخص کے متعلق رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا حکم نازل ہو جائے۔ زندگی موت کا کچھ پتا نہیں۔ چنانچہ حضرت طلحہؓ نے وہ رات اس طرح بسر کی کہ ان کے قاصد اس مال کو لے کر مستحقین کو دینے کے لیے مدینے کی گلیوں میں پھرتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو اس رقم میں سے ان کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 164-165 طلحہ بن عبید اللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ حضرت عثمانؓ سے اس وقت ملے جبکہ آپؓ مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔ حضرت طلحہؓ نے کہا کہ آپؓ کے پچاس ہزار درہم میرے پاس تھے وہ میں نے حاصل کر لیے ہیں۔ آپؓ انہیں وصول کرنے کے لئے کسی شخص کو میری طرف بھیج دیں۔ یعنی کسی وقت لیے تھے اب انتظام ہو گیا اب وہ وصول کر لیں۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا کہ آپؓ کی مروت کی وجہ سے وہ ہم نے آپؓ کو ہبہ کر دیے ہیں۔

(البدایۃ والنہایۃ لابن اثیر جلد 4 جزء 7 صفحہ 208 سنۃ 35 ہجری، فصل فی ذکر شیئ من خطبہ...... دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت طلحہؓ کی شہادت جنگِ جمل میں ہوئی تھی ۔ اس بارے میں روایت ہے۔ قیس بن ابو حازم سے مروی ہے کہ مروان بن حکم نے جنگِ جمل کے دن حضرت طلحہؓ کے گھٹنے میں تیر مارا تو رگ میں سے خون بہنے لگا۔ جب اسے ہاتھ سے پکڑتے تھے تو خون رک جاتا اور جب چھوڑ دیتے تو بہنے لگتا۔ حضرت طلحہؓ نے کہا اللہ کی قسم! اب تک ہمارے پاس ان لوگوں کے تیر نہیں آئے۔ پھر کہا زخم کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تیر اللہ نے بھیجا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ جنگِ جمل کے دن 10 جمادی الثانی 36 ہجری میں شہید کیے گئے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 64 سال تھی۔ ایک روایت کے مطابق 62 سال عمر تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 167-168 طلحہ بن عبید اللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

سعید بن مُسیّب سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کی برائی بیان کر رہا تھا۔ حضرت سعد بن مالکؓ یعنی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیوں کو برا بھلا نہ کہو۔ وہ نہ مانا۔ حضرت سعدؓ اٹھے اور انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ بعد اس کے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر یہ باتیں جو یہ کہہ رہا ہے تیری ناراضگی کا باعث ہیں تو اس پر میری آنکھوں کے سامنے کوئی بلا نازل فرما دے اور اس کو لوگوں کے لیے باعث عبرت بنا دے۔ پس وہ شخص نکلا تو اس کا سامنا ایک ایسے اونٹ سے ہوا جو لوگوں کو چیرتا ہوا آ رہا تھا۔ اس اونٹ نے اس شخص کو ایک پتھریلے میدان میں جا پکڑا اور اس شخص کو اپنے سینے اور زمین کے درمیان رکھا اور اسے پیس کر مار ڈالا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعدؓ کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ اے ابو اسحاق! آپ کو مبارک ہو۔ آپ کی دعا قبول ہو گئی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 88 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علی بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت طلحہؓ کو خواب میں دیکھا جو فرماتے ہیں کہ میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو۔ مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے۔ اسی طرح پھر دوبارہ انہیں خواب میں دیکھا۔ غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے اپنی خواب بیان کی۔ لوگوں نے جا کر انہیں دیکھا تو ان کا وہ حصہ جو زمین سے ملا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہو گیا تھا ۔ پس لوگوں نے حضرت طلحہؓ کو اس قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیا۔ راوی کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہوں جو ان کی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا۔ اس میں بالکل تغیر نہ آیا تھا۔ صرف ان کے بالوں میں کچھ فرق آ گیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے۔ لوگوں نے حضرت ابوبکرہؓ کے گھر میں سے ایک گھر دس ہزار درہم پر خریدا اور اس میں حضرت طلحہؓ کو دفن کر دیا۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 88 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کو عراق کی زمینوں سے چار اور پانچ لاکھ دینار مالیت کا غلہ ہوتا تھا۔ اور علاقہ سَرَاۃ جو جزیرہ نما عرب کے مغربی طرف شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا پہاڑی سلسلہ ہے اس کو جبل السّراء بھی کہتے ہیں وہاں سے کم از کم دس ہزار دینار کی مالیت کا غلہ ہوتا تھا۔ ان کی دیگر زمینوں سے بھی غلہ حاصل ہوتا تھا۔ بنو تَیم کا کوئی مفلس ایسا نہ تھا کہ انہوں نے اس کی اور اس کے عیال کی حاجت روائی نہ کی ہو۔ ان کی بیواؤں کا نکاح نہ کرایا ہو۔ ان کے تنگ دستوں کو خادم نہ دیا ہو یعنی خدمت کرنے کے لیے تنگ دستوں کی بھی مدد کی۔ اور ان کے مقروضوں کا قرض نہ ادا کیا ہو، سب کے قرض بھی ادا کیا کرتے تھے۔ نیز ہر سال جب انہیں غلے سے آمدنی آتی تو حضرت عائشہؓ کو دس ہزار درہم بھیجتے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 166 طلحہ بن عبید اللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

(فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن صفحہ 147 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

حضرت معاویہ نے موسیٰ بن طلحہ سے پوچھا کہ ابو محمد یعنی حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ نے کتنا مال چھوڑا؟ انہوں نے کہا کہ بائیس لاکھ درہم اور دو لاکھ دینار۔ ان کا سارا مال غلے سے حاصل ہوتا تھا جو کئی مختلف زمینوں سے آمد ہوتی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 166 طلحہ بن عبید اللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ان کی شہادت جنگِ جمل میں ہوئی جیساکہ ذکر ہوا ہے۔ اس کی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا کیونکہ اس کی تفصیل علیحدہ ہی بیان چاہتی ہے تا کہ ہمارے ذہنوں میں ابھرنے والے جو بعض سوال ہیں ان کے جواب مل جائیں۔ ان شاء اللہ وہ آئندہ بیان کروں گا۔

اب جیسا کہ میں نے گذشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ یہ جو آج کل کرونا وائرس کی وبا پھیلی ہوئی ہے اس کے لیے احتیاطی تدابیر بھی کرتے رہیں اور مسجدوں میں بھی جب آئیں تو احتیاط کر کے آئیں۔ ہلکا سا بخار وغیرہ ہو، جسم کی تکلیف ہو تو ایسی جگہوں پہ نہ جائیں جہاں پبلک گیدرنگ ہیں اور خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو آفات سے بچائے ۔ (الفضل انٹرنیشنل 3۔اپریل 2020ء صفحہ 5تا9)

الفضل میں سے اقتباس پڑھ کر خطبہ جمعہ دیں

دنیا بھر کی حکومتوں نے کرونا وائرس کے پیش نظر مساجد میں اجتماع پر پابندی لگادی ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تناظر میں مؤرخہ 27مارچ 2020ء کو خطبہ جمعہ کی جگہ ایک پیغام احبابِ جماعت کو دیا جو MTA پر براہِ راست نشر ہوا۔اس پیغام میں حضورِ انور نے احبابِ جماعت کو گھروں میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''جمعہ بھی گھر کے افراد مل کر پڑھیں اور ملفوظات میں سے یا جماعتی کتب میں سے یا حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری کتب میں سے یا الفضل میں سے یا الحکم سے یا کسی اور رسالہ سے کوئی بھی اقتباس پڑھ کر خطبہ دیا جا سکتا ہے۔اور گھر کے افراد میں سے کوئی بالغ لڑکا یا مرد جمعہ بھی پڑھا سکتا ہے اور نمازیں بھی پڑھا سکتا ہے۔''

روزنامہ الفضل لندن آن لائن پہلے صفحہ پر قرآن،حدیث،حضرت مسیح موعودؑ کے رشحاتِ قلم اور فرمان خلیفۂ وقت یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات دیتا ہے۔عالمگیر احبابِ جماعت،جماعت کے اس دیرینہ اخبار سے اقتباس کا چناؤکرکے خطبہ جمعہ گھروں میں دیں۔ اللہ تعالیٰ جلد یہ تکلیف دہ صورتحال ختم کرے اور ہم دوبارہ مساجد میں اکٹھا ہو کر نمازیں پڑھیں اور اپنے پیارے امام کے خطبہ جمعہ سے مستفیض ہوں۔ (ایڈیٹر)

رشحاتِ قلم

بدی اور گناہ سے پرہیز

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’ آدمی کئی قسم کے ہیں بعض ایسے کہ بدی کر کے پھر اس پر فخر کرتے ہیں - بھلا یہ کونسی صفت ہے جس پر ناز کیا جاوے - شر سے اس طرح پرہیز کرنا نیکی میں داخل نہیں ہے - اور نہ اس کا نام حقیقی نیکی ہے - کیونکہ اس طرح تو جانور بھی سیکھ سکتے ہیں-

میاں حسین بخش تاجر ایک شخص تھا اس کے پاس ایک کتا تھا وہ اسے کہہ جاتا کہ روٹی کو دیکھتا رہ تو وہ روٹی کی حفاظت کرتا - اسی طرح ایک بلی کا سنا ہے کہ اسے بھی ایسا ہی سکھایا ہوا تھا - جب بعض لوگوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے امتحان کرنا چاہا اور ایک کوٹھڑی کے اندر حلوہ ، دودھ اور گوشت وغیرہ ایسی چیزیں رکھ کر جس پر بلی کو ضرور لالچ آوے اس بلی کو چھوڑ کر دروازہ بند کر دیا کہ دیکھیں اب وہ ان اشیا میں سے کھاتی ہے کہ نہیں - پھر جب ایک دو دن کے بعد کھول کر دیکھا تو ہر ایک شے اسی طرح پڑی تھی اور بلی مری ہوئی تھی اور اس نے کسی شے کو ہلایا تک بھی نہیں تھا - اس لئے اب شرم کرنی چاہیے کے اس نے حیوان ہو کر انسان کا حکم ایسا مانا اور یہ انسان ہو کر اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا - نفس کو تنبیہ کرنے کے واسطے ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں - اور بہت سے وفادار کتے بھی موجود ہیں مگر افسوس اس کے لئے جو کتے جتنا مرتبہ بھی نہیں رکھتا تو بتلا دے کہ کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے ؟

انسان کو تو خدا نے وہ قویٰ عطا کئے ہیں کہ اور کسی مخلوق کو عطا نہیں کئے- شر سے پرہیز کرنے میں تو بہائم بھی اس کے شریک ہیں - بعض گھوڑوں کو دیکھا ہے کہ چابک آقا کے ہاتھ سے گر پڑی تو منہ سے اٹھا کر اس کو دیتے ہیں اور اس کے کہنے سے لیٹتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور اٹھتے ہیں پوری اطاعت کرتے ہیں- تو یہ انسان کا فخر نہیں ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہیں ان سے بچا رہے - جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہیں وہ تو بہائم سیرت ہیں جیسے کتے بلیوں کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شے ننگی دیکھی تو کھا لی - تو ایسے انسان کتے بلی کے جیسے ہوتے ہیں - انجام کار پکڑے جاتے ہیں - جیل خانوں میں جاتے ہیں - جا کر دیکھو تو ایسے مسلمانوں سے زندان بھرے پڑے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 396-397)

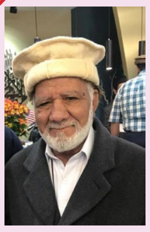

وہ ماں نہیں ہے مگر کم نہیں ہے ماؤں سے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تازہ ارشاد کے پس منظر میں

وہ مالا مال کرے بن کے دعاؤں سے
وہ ماں نہیں ہے مگر کم نہیں ہے ماؤں سے
خدا نے جیسے ہمیں دھوپ میں سنبھالا ہے
ہماری نسلیں بھی محروم ہوں نہ چھاؤں سے
انہوں نے دور بہت شہر کر لئے آباد
جو راہِ حق میں نکالے گئے تھے گاؤں سے
وہ دے گا طورِ تسلی مرے بجھے دل کو
وہی نکالے گا کانٹے وفا کے پاؤں سے
ہزاروں میل پہ بیٹھا بھی دل میں بستا ہے
وہ آشنا ہے میرا بڑھ کے آشناؤں سے
جوابی خط کوئی ملتا ہے یا نہیں ملتا
کہ جھولیوں کو غرض ہے فقط دعاؤں سے
نہیں ہیں خط پہ جو مرشد کے دستخط قدسی
یہ کم نہیں کہ وہ واقف ہے میرے ناؤں سے

عبدالکریم قدسی۔امریکہ

کمال یہ ہے!

گھروں میں اپنے ہی آپ رہ کر
خوشی سے رہنا کمال کیا ہے
کسی کی خاطر بھی گھر میں خود کو
یوں باندھ لینا کمال یہ ہے
بہت ہی دوری تھی گھر میں سب کے
یوں اپنے بچوں کے ساتھ رہتے
یہ مل کے رہنے کا جو تصور
کیا تھا جینا کمال یہ ہے
خدا نے موقع دیا ہے پیارو
جیو محبت سے سارے مل کر
تو سوچنا میرے پیارو تم پھر
یہی ہے جینا کمال یہ ہے
عبادتوں سے ہوں گھر منور
صبح تلاوت سے ہو مزیّن
تو اپنے پیاروں کو ساتھ میں بھی
یہ سب سکھانا کمال یہ ہے
خدا کا جی بھر کے ذکر کرنا
اور ذکر اتنا کہ پھر نہ گننا
گھروں کو اپنے درود سے ہی
سجا کے رکھنا کمال یہ ہے
اکٹھے رہنا بھی صرف گھر میں
کسی کے گھر میں نہ آنا جانا
تو اس کو جانو جی عین راحت
جو دین سکھا کمال یہ ہے
جو تم کو ٹی وی دکھنا ہے
تو اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھو
تمام دن مل کے ایم ٹی اے کو
ہے وقت دینا کمال یہ ہے
خدا سے ڈرنا ہمیشہ جھکنا
اسی کے آگے ہی میرے پیارو
خدا کی ناراضگی کا موجب
کبھی نہ بننا کمال یہ ہے
محبت اور امن بانٹنا ہے
کسی سے نفرت کبھی نہ کرنا
جو کوئی نفرت کسی کی دیکھو
تو پیار کرنا کمال یہ ہے

ناصرہ ایوب۔جرمنی

بقیہ از صفحہ 1 خلاصہ خطبہ جمعہ

بات نے دونوں بزرگوں کو خاموش کر دیا۔پھر حضرت عبد الرحمٰنؓ نے کہا: کیا آپ اس معاملہ کو میرے سُپرد کرتے ہیں ؟ اوراللہ میرا نگران ہے کہ جو آپ میں سے افضل ہے اس کو تجویز کرنے کے متعلق کوئی بھی کمی نہیں کرونگا ۔ ان دونوں نے کہا اچھا۔پھر عبد الرحمٰنؓ ان دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر الگ لے گئے اور کہنے لگے آپ ﷺ سے رشتہ کا تعلق ہے ،بتائیں اگرمیں آپ کو امیر بناؤں تو کیا آپ ضرور انصاف کریں گے اور اگر میں عثمان کو امیر بناؤں تو آپ اُس کی بات سنیں گےاور اُن کا حکم مانیں گے ۔ پھر عبد الرحمٰنؓ دوسرے کو تنہائی میں لے گئےاور اُن سے بھی ویسے ہی کہا ۔ جب اُنہوں نے پختہ عہد لے لیا تو کہنے لگے عثمان! آپ اپنا ہاتھ اُٹھائیں اور انہوں نے اُن سے بیعت کی اور حضرت علیؓ نے بھی اُن سے بیعت کی اور گھر والے اندر آگئے اور انہوں نے بھی اُن سےبیعت کی ۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ انتخاب خلافت حضرت عثمانؓ کی تفصیل بیان کرتے ہوئےاس واقعہ کا یوں ذکر فرماتےہیں کہ حضرت عمرؓجب زخمی ہوئے اور آپؓ نے محسوس کیا کہ اب آپ کا آخری وقت قریب ہے تو آپؓ نےچھ آدمیوں کے متعلق وصیت کہ وہ اپنے میں سے ایک کو خلیفہ مقرر کر لیں ۔ وہ چھ آدمی یہ تھے۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن وقاصؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ۔ اس کے ساتھ ہی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو بھی آپ نے اس مشورے میں شامل کرنے کے لئے مقررفرمایا۔ مگر خلافت کا حقدار قرار نہ دیااور وصیت کی کہ یہ سب لوگ تین دن میں فیصلہ کریں اورتین دن کے لئے صہیبؓ کو امام الصلوٰۃ مقرر کیااور مشورہ کی نگرانی مقداد بن اسودؓ کے سپرد کی اور انہیں ہدایت کی کہ وہ سب کو ایک جگہ جمع کر کے ایک فیصلہ کرنے پر مجبور کریں اور خود تلوار لے کر دروازے پر پہرہ دیتے رہیں اور فرمایا: جس پر کثرت رائے سے اتفاق ہو سب لوگ اس کی بیعت کریں لیکن اگر دونوں طرف تین تین ہو جائیں تو عبد اللہ بن عمرؓ اُن میں سے جس کو تجویز کریں وہ خلیفہ ہو۔اگر اس فیصلے پر وہ راضی نہ ہوں تو جس طرف عبد الرحمٰن عوفؓ ہوں وہ خلیفہ ہو ۔آخرپانچوں اصحاب نے مشورہ کیا۔ بہت لمبی بحث کے بعد حضرت عبد الرحمٰن عوفؓ نے کہا کہ اچھا جو شخص اپنا نام واپس لینا چاہتا ہے وہ بولے۔ جب سب خاموش رہے تو حضرت عبد الرحمٰن عوفؓ نے کہاکہ سب سے پہلے میں اپنا نام واپس لیتا ہوں ۔پھر عثمانؓ نے کہا، پھر باقی دو نے۔حضرت علیؓ خاموش رہے۔آخر انہوں نے حضرت عبد الرحمٰن عوفؓ سے عہد لیا کہ وہ فیصلہ کرنے میں کوئی رعایت نہیں کریں گے ۔انہوں نے عہد کیا اور سب کام حضرت عبد الرحمٰن عوفؓ کے سپرد ہو گیا۔ حضرت عبد الرحمٰن عوفؓ تین دن مدینہ کے گھر گھر گئے اورمردوں اور عورتوں سے پوچھا کہ ان کی رائے کس شخص کی خلافت کے حق میں ہے۔سب نے یہی کہا کہ انہیں حضرت عثمانؓ کی خلافت منظور ہے ۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے حق میں اپنا فیصلہ دے دیااوروہ خلیفہ ہو گئے ۔

حضور انور نے فرمایا:فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت طلحہؓ حضرت عمرؓ کی وصیت کے وقت حاضر نہ تھے ۔ایک روایت کے مطابق جسے زیادہ درست قرار دیاگیا ہےوہ یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی بیعت کے بعد حاضر ہوئے ۔ بہرحال حضرت عثمان خلیفہ منتخب ہوئے اور پھر یہ نظام معمول پر آنے لگا۔جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو تمام لوگ حضرت علیؓ کی طرف دورتے ہوئے آئے جن میں صحابہؓ اور تابعین بھی شامل تھے۔وہ سب یہی کہہ رہے تھے کہ علیؓ امیر المومنین ہیں ۔ یہانتک کہ وہ آپ کے گھر حاضر ہو گئے ۔پھر انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں ۔ پس آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے۔کیونکہ آپ اس کے سب سے زیادہ حقدار ہیں ۔اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ تمہاراکام نہیں ہے بلکہ یہ اصحابِ بدر کا کام ہے ۔ جس کے بارے میں اصحاب بدر راضی ہوں وہ خلیفہ ہو گا۔ پس وہ سب اصحاب بدر حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔پھر انہوں نے عرض کی کہ ہم کسی کو آپ سے زیادہ اس کا حقدار نہیں سمجھتے ۔ پس اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ ہم آپ کی بیعت کریں ۔ آپؓ نے فرمایا: طلحہؓ اور زبیرؓ کہاں ہیں ۔ سب سے پہلے آپؓ کی زبانی بیعت حضرت طلحہؓ نے کی اور دستی بیعت حضرت سعدؓ نے کی۔ جب حضرت علیؓ نے یہ دیکھا تو مسجد گئےاور منبر پر چڑھے۔ سب سے پہلا شخص جو آپ کے پاس اُوپر آیا اور انہوں نے بیعت کی وہ حضرت طلحہؓ تھے۔ اس کے بعد حضرت زبیرؓ اور باقی اصحاب نے حضرت علیؓ کی بیعت کی۔ طلحہؓ اور زبیرؓ عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں جن کی بابت آنحضرت ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہوئی ۔

حضور انور نےفرمایا: جنگِ جمل اور حضرت طلحہؓ کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ انبیاء جب دُنیا میں آتے ہیں تو اُن کے ابتدائی ایام میں جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہی بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ہر مسلمان جانتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ،حضرت زبیرؓ،حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ،حضرت سعدؓ اور حضرت سعیدؓ وہ لوگ تھے جو بڑے سمجھے جاتے تھے ۔ ان کے بڑے سمجھے جانے کی وجہ یہ تھی کہ دین کی خاطر انہوں نے دوسروں سے زیادہ تکلیفیں برداشت کی تھیں۔ حضرت طلحہؓ رسول کریم ﷺ کے بعد بھی زندہ رہے اور جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوا اور ایک گروہ نے کہا کہ حضرت عثمانؓ کے مارنے والوں سے ہمیں بدلہ لینا چاہئے تو اس گروہ کے لیڈر حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ تھے لیکن دوسرے گروہ نے کہا کہ مسلمانوں میں تفرقہ پڑ چکا ہے آدمی مرا ہی کرتے ہیں۔ سرِدست ہمیں تمام مسلمانوں کو اکٹھا کرنا چاہئے تاکہ اسلام کی شوکت اور اس کی عظمت قائم ہو۔ بعد میں ہم ان لوگوں سے بدلے لے لیں گے اس گروہ کے لیڈر حضرت علیؓ تھے۔ یہ اختلاف اتنا بڑھا کہ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ نے الزام لگایا کہ علی ان لوگوں کو پناہ دینا چاہتے ہیں جنھوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا ہے اور حضرت علیؓ نے الزام لگایا کہ ان لوگوں کو اپنی ذاتی غرضیں زیادہ مقدم ہیں اسلام کا فائدہ ان کو مدّنظر نہیں۔ گویا اختلاف اپنی انتہائی صورت تک پہنچ گیا اور پھر آپس میں جنگ بھی شروع ہوئی ایسی جنگ جس میں حضرت عائشہؓ نے لشکر کی کمان کی۔

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی اس لڑائی میں شامل تھے۔ پھر حضرت زبیرؓ تو حضرت علیؓ کی بات سن کر علیحدہ ہو گئے تھے اور دوسرے بھی صلح کرنا چاہتے تھے لیکن پھر منافقین جو تھے یا فتنہ پردازجو تھے انہوں نے فتنہ ڈالا لیکن بہرحال دو گروہ تھے یہ اور لڑائی میں شامل تھے اور دونوں فریق میں جنگ جاری تھی تو ایک صحابی حضرت طلحہؓ کے پاس آئے اور اُن سے کہاطلحہ! تمہیں یاد ہے کہ فلاں موقع پر میں اور تم رسول کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا طلحہ ! ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم اور لشکر میں ہو گے اور علی اور لشکر میں ہو گا اور علی حق پر ہو گا اور تم غلطی پر ہو گے۔ حضرت طلحہؓ نے یہ سنا تو اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے کہا ہاں مجھے یہ بات یاد آ گئی ہے اور پھر اسی وقت لشکر سے نکل کر چلے گئے جب وہ لڑائی چھوڑ کر جا رہے تھے تا کہ رسول کریم ﷺ کی بات پوری کی جائے تو ایک بدبخت انسان جو حضرت علیؓ کے لشکر کا سپاہی تھا اس نے پیچھے سے جا کر آپؓ کو خنجر مار کر شہید کر دیا۔ حضرت علیؓ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ جو قاتل تھا طلحہؓ کا وہ اس خیال سے کہ مجھے بہت بڑا انعام ملے گا دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! حضرت علی کو کہا۔ آپ کو آپ کے دُشمن کے مارے جانے کی خبر دیتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا کون دُشمن۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین ! میں نے طلحہؓ کو مار دیا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: اے شخص میں بھی تجھے رسول کریم ﷺ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں کہ تو دوزخ میں ڈالا جائے گا کیونکہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا تھا جبکہ طلحہؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور میں بھی بیٹھا ہوا تھا کہ اے طلحہ! تو ایک دفعہ حق و انصاف کی خاطر ذلت برداشت کرے گا اور تجھے ایک شخص مار ڈالے گا مگر خدا اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ اس لڑائی میں جب حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کے لشکر کی صفیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی ہوئیں تو حضرت طلحہؓ اپنی تائید میں دلائل بیان کرنے لگے، یہ اس وقت سے پہلے کی بات ہے جب ایک صحابی نے انہیں حدیث یاد دلائی تھی اور وہ جنگ چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ دلائل بیان کر ہی رہے تھے کہ حضرت علی کے لشکر میں سے ایک شخص نے کہا او ٹُنڈے چُپ کر۔ حضرت طلحہؓ کا ایک ہاتھ بالکل شَل تھا وہ کام نہیں کرتا تھا۔ جب اُس نے کہا او ٹُنڈے چُپ کر تو حضرت طلحہؓ نے فرمایا کہ تم نے کہا تو یہ ہے کہ ٹُنڈے چُپ کر مگر تمہیں پتا بھی ہے کہ میں ٹنڈا کس طرح ہوا ہوں۔ اُحد کی جنگ میں جب مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تو تین ہزار کافروں کے لشکر نے ہمیں گھیرے میں لے لیا اور انہوں نے چاروں طرف سے رسول کریم ﷺ پر تیر برسانے شروع کر دیئے اس خیال سے کہ اگر آپ مارے گئے تو تمام کام ختم ہو جائے گا۔ اس وقت کفار کے لشکرکے ہر سپاہی کی کمان محمد رسول اللہ ﷺ کے منہ کی طرف تیر پھینکتی تھی۔ تب میں نے اپنا ہاتھ رسول کریم ﷺ کے منہ کے آگے کر دیا اور کفار کے لشکر کے سارے تیر میرے اس ہاتھ پر پڑتے رہے یہاں تک کہ میرا ہاتھ بالکل بیکار ہو کر ٹُنڈاہو گیا مگر میں نے رسول کریم ﷺ کے منہ کے آگے سے اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا۔

محمد انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ جمل کے روز ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا اور کہا طلحہؓ کے قاتل کو اندر آنے کی اجازت دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو کہتے سنا کہ اس قاتل کو دوزخ کی قبر سنا دو۔ حضرت طلحہؓ جب شہید ہوئے اور حضرت علیؓ نے اُن کو مقتول دیکھا تو اُن کے چہرے سے حضرت طلحہؓ کے چہرے پر سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمایا اے ابو محمد! یہ بات مجھ پر بہت شاق ہے کہ میں تجھ کو آسمان کے تاروں کے نیچے خاک آلودہ دیکھوں۔ پھر فرمایا: میں اللہ کے حضور اپنے عیوب اور دُکھوں کی فریاد کرتا ہوں۔ پھر حضرت طلحہؓ کے لئے دُعائے رحمت کی اور فرمایا کہ کاش میں اس دن سے بیس سال پہلے مر گیا ہوتا۔ حضرت علیؓ اور اُن کے ساتھی بہت روئے حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سنا۔

فتی کان یدنیه الغنی من صدیه

اذا ما ھو استغنی ویبعدہ الفقر

وہ ایک ایسا نوجوان تھا جو دولت مندی اور غنی ہونے کی حالت میں دوستوں سے مل جل کے رہتا تھا اور محتاجی کے وقت ان سے کنارہ کشی کرتا تھا ۔حضرت علیؓ نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہؓ بن عبیداللہ تھے۔اللہ ان پر رحم کرے۔

حضور انور نے آخر پر آج کل کے حالات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ ’’مکانوں کو روشن رکھیں اور آج کل گھروں میں طاعون کے دنوں کی بات ہے گھروں میں خوب صفائی رکھنی چاہئے۔ کپڑوں کو بھی ستھرا رکھنا چاہئے۔ آج کل دن بہت سخت ہیں اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی رکھنا سنت ہے۔ پھر ایک موقع پر فرمایا: وہ لوگ جن کے شہروں میں اور دیہات میں طاعون شدت کے ساتھ پھیل گیا ہے اپنے شہروں سے دوسری جگہ نہ جائیں ،اپنے مکانوں کی صفائی کریں اور انہیں گرم رکھیں اور ضروری تدابیر حفظ ماتقدم کے عمل میں لائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سچی توبہ کریں۔ پاک تبدیلی کر کے خدا تعالیٰ سے صُلح کریں راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر تہجد میں دُعائیں مانگیں۔پھر آپ نے فرمایا کہ اپنی حالت کی سچی تبدیلی ہی خدا کے اس عذاب سے بچا سکے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ان دنوں میں خاص طور پر دُعاؤں پر زور دے، حکومت کی ہدایات پر عمل بھی کریں، گھروں کو بھی صاف رکھیں، دھونی بھی دینی چاہئے، ڈیٹول وغیرہ کے سپرے بھی کرتے رہیں، وہ مل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرمائے اور رحم فرمائے بہرحال خاص طور پر ان دنوں میں دُعاؤں پر خاص زور دیں اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

فقہ کیا کہتا ہے

باجماعت نماز کے دوران مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

نوٹ: کرونا وائرس کی وجہ سے جو حالات دنیا کے ہیں۔ ملکی قوانین کے مطابق مساجد میں نمازوں کی ادائیگی کی ممانعت کردی گئی ہے۔ ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو گھروں میں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ گھروں میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی کی صورت میں یہ سوال اُٹھ رہا تھا کہ گھر میں موجود عورت کہاں کھڑی ہو۔ ادارہ نے اس حوالہ سے ”فقہ کیا کہتاہے“ سے جماعت احمدیہ کا موقف حاصل کیا ہے جو قارئین الفضل لندن آن لائین کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

اگر امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والا صرف ایک شخص ہوتو وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔حدیث میں آتا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَنِي بِيَمِينِهِ فَأَدَارَنِي مِنْ وَرَاءِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّيْتُ مَعَه

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الرجلین یؤم احدھماصاحبہ کیف یقومان)

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے ہاں رات گزاری۔رات کے وقت نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے،آپ ﷺ نے مشکیزہ کھولا اور وضو کیا پھر مشکیزہ بند کر دیا،پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔پس میں بھی بیدار ہوا اور وضو کیا جیسا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا تھا پھر میں آپ ﷺ کے بائیں طرف جاکر کھڑا ہوگیا۔پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے کی طرف سے مجھے گھما کر اپنی دائیں طرف کھڑا کیا پس میں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

اگر امام ایک مقتدی کے ساتھ نماز باجماعت شروع کروائے اور بعد میں ایک اور مقتدی شامل ہو جائے تو پھر دونوں مقتدی امام کے پیچھے صف بنالیں گے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں:

فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي، وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا، ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا، ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا، فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَه

(صحیح مسلم کتاب الزھد و الرقائق باب حدیث جابر الطویل و قصۃ ابی الیسر)

رسول اللہ ﷺ نما ز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے اور میرے اوپر ایک چادر تھی جو کہ چھوٹی تھی۔میں نے اس کے دونوں کناروں کو پلٹا کر اسے اپنی گردن پر باندھا۔پھر میں آکر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اور گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر جبار بن صخر آئے۔انہوں نے وضو کیا پھر آکر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر ہمیں ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مقتدی ایک ہو تو وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوجائے اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو پھر سب امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

باجماعت نماز کے دوران عورت کہاں کھڑی ہو؟

اگر مقتدیوں میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہوں تو ان کی علیحدہ صف ہونی چاہیے جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ، فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب المرأۃ وحدھا تکون صفا)

”میں نے اورمیرے بھائی یتیم نے ہمارے گھر میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر دوسری صف میں نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیم تیسری صف میں اکیلی ہمارے پیچھے تھیں۔“

اسی طرح جب مرد امام ہو اور اس کی مقتدی صرف ایک عورت ہو تو عورت اکیلی پیچھے کھڑی ہو۔ مقتدی عورت خواہ محرم ہو یا غیر محرم آنحضرت ﷺ اسے پچھلی صف میں کھڑی کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک اور موقع کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

”رسول پاک ﷺ نے مجھے اور میری والدہ کواس طرح نماز پڑھائی کہ مجھے آپ نے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور میری والدہ کو پچھلی صف میں کھڑا کیا۔“

(مسلم کتاب المساجد باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ والصلاۃ علیٰ حصیروخمرۃ و ثوب و غیرھا من الطاھرات)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی جبکہ حضرت عائشہ نے دوسری صف میں ہمارے پیچھے تنہا کھڑی ہو کر نماز پڑھی۔“

(سنن نسائی کتاب الامامۃ باب موقف الامام اذا کان معہ صبی وامراۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مسئلہ پیش ہوا کہ دو احمدی کسی گاؤں میں ہوں تو وہ بھی جمعہ پڑھ لیا کریں یا نہ؟ حضور علیہ السلام نے مولوی محمد احسن صاحب سے خطاب فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ دو سے جماعت ہو جاتی ہے۔ اس لیے جمعہ بھی ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

”ہاں پڑھ لیا کریں۔ فقہاء نے تین آدمی لکھے ہیں۔ اگر کوئی اکیلا ہو تو وہ اپنی بیوی وغیرہ کو پیچھے کھڑا کر کے تعداد پوری کرسکتا ہے۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 168)

حضورعلیہ السلام کے اس فقرہ سے پتہ چلتاہے کہ بیوی،خاوند کے پیچھے والی صف میں کھڑی ہوگی نہ کہ خاوند کے ساتھ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز باجماعت،نماز تنہا پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔“

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

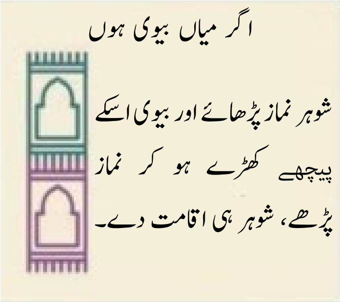

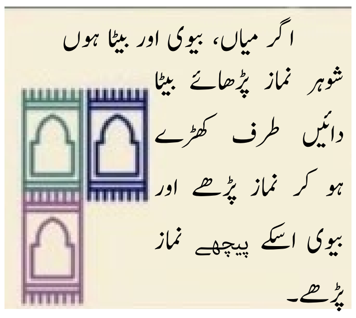

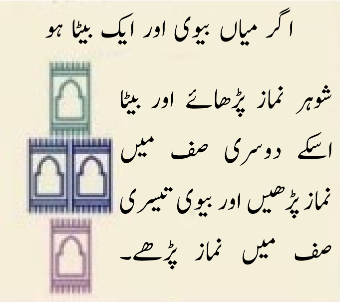

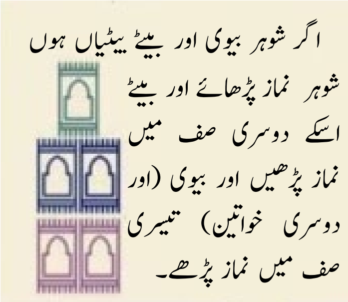

یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا،
ساحروں کے مقابل بنا اَژدھا
آج بھی دیکھنا مرد حق کی دعا،
سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا،
آج بھی ، اِذن ہو گا تو چل جائے گی
دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں،
قول اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن
تیری آواز اے دشمن بد نوا،
دو قدم دور دو تین پل جائے گی
عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا،
کوئی چارہ نہیں اب دُعا کے سوا
اے غلام مسیحؑ الزماں ہاتھ اٹھا،
موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی

(جلسہ سالانہ ربوہ1983ء)

(کلامِ طاہر ص15-16)

نمازِ جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن اطلاع دیتے ہیں: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19مارچ 2020ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

• مکرم شیخ لطیف احمد نارتھ ہیمپٹن یو کے مورخہ 14مارچ 2020ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد حضرت شیخ محمد حسین ڈھینگرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے مصری شاہ لاہور میں لمبا عرصہ جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال اور زعیم انصاراللہ کے علاوہ دیگر عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اہلیہ کی وفات کے بعد یو کے شفٹ ہو گئے اور کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ ڈسپیچ میں رضاکارانہ طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش اخلاق ایک نیک اور دیندار انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر نوید احمد نے لمبا عرصہ صدر جماعت نارتھ ہیمپٹن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی دو بیٹیاں مکرمہ منصورہ عزیز اور مکرمہ محمودہ وحید کئی سال سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی لجنہ اردو ڈاک ٹیم میں خدمت بجالا رہی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

• مکرمہ خورشید بی بی اہلیہ مکرم غلام رسول ربوہ مورخہ 15دسمبر 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند تھیں۔ نماز تہجد باقاعدہ ادا کرتیں اور روزانہ کم از کم دو دفعہ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بچوں کو بھی نماز باجماعت کی تاکید کرتی رہتی تھیں۔ محلہ کے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی توفیق پائی۔ ربوہ میں کہیں بھی کسی جاننے والے کی وفات ہوتی تو افسوس کے لئے ضرور جاتیں۔ اپنے تمام چندہ جات ہر سال رمضان المبارک میں ادا کر دیا کرتی تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مدثراحمد مشرف کی ساس تھیں۔

• مکرمہ VAS فاطمۃ الزہراء اہلیہ مکرم APY عبد القادر میلاپالیم تامل ناڈو انڈیا مورخہ 27جنوری 2020ء کو 67 سال کی عمرمیں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں اور جماعت کے کاموں کے سلسلہ میں خاوند کے پاس آنے والے مہمانوں کا بھی بھرپور خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصی تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم اے پی اے طارق مربی سلسلہ نظارت نشر و اشاعت قادیان میں خدمت بجالارہے ہیں۔

• مکرم ملک محمد اسلم قائد آباد ضلع کوئٹہ مورخہ 5جنوری 2020ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں آپ کے دادا مکرم ملک رکن الدین کے ذریعہ سے آئی۔ مرحوم اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر 17سال فائز رہے۔ جو بھی جماعتی خدمت سپرد کی جاتی تندہی سے بجالاتے۔ مسجد اور جماعتی املاک پر مخالفین کے حملوں کے بہت سے منصوبوں کو بروقت کارروائی کر کے ناکام بناتے رہے۔ آپ نے کوئٹہ میں سیکرٹری مال اور امیر ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

• مکرم ناصر احمد دارالرحمت شرقی حلقہ بشیر ربوہ مورخہ 12دسمبر 2019ء کو 74سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے کوٹ عبد المالک میں جنرل سیکرٹری، صدر جماعت اور امیر حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ اپنی جماعت میں ہر فرد سے ذاتی تعلق تھا اور ہر کسی کی تکلیف کا مداوا کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ کئی مستحقین کے ذاتی طور پر وظائف لگائے ہوئے تھے۔ مرحوم دینی غیرت رکھنے والے ایک نڈر اور بہادر انسان تھے۔ ہرمشکل وقت میں سینہ سپر رہتے۔ خلافت سے انتہائی محبت کرنے والے تھے۔ مسجد کوٹ عبد المالک کے لئے خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مسجد سے ملحقہ اپنا مکان لمبا عرصہ جماعتی گیسٹ ہاؤس کے طور پر پیش کیا اور پھر آخری ایام میں یہ مکان اپنی طرف سے جماعت کو تحفہ میں پیش کر دیا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

• مکرم لطف المنان خان 495 بلاک اے ون جو ہر ٹاون لاہور مورخہ 6 جنوری 2020ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پنجاب گروپ آف کالجز میں چیف لائبریرین کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ کو رضاکارانہ طور پر 2007ء میں دارالذکر گڑھی شاہو کی لائبریری کو سیٹ کرنے کی سعادت ملی۔ جماعتی اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔ چندوں میں با قاعدہ تھے اور سال کے شروع میں ہی اپنے تمام چندے ادا کر دیا کرتے تھے ۔ جماعتی مقالہ جات لکھنے اور 2 مرتبہ اول پوزیشن بھی حاصل کی۔ 2010ء سے رضاکارانہ طور جماعت سے متعلق خبروں اور واقعات پر مبنی پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیانیوز پیپر کلپنگ کا کام شروع کیا جو آخر دم تک جاری رہا۔ آپ ایک فرمانبردار بیٹے اچھے بھائی، خیال رکھنے والے ذمہ دار شوہر اور ایک فرض شناس باپ تھے۔ نمازوں کے پابند اور قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدہ تھے۔ طبیعت نہایت سادہ تھی اور مزاج میں نرمی ، عاجزی اور دھیما پن پایا جاتا تھا۔ نہایت درجہ خلیق اور ملنسار انسان تھے۔

• مکرم رانا محمد شریف چک نمبر 22حمید آباد ضلع بہاولپور 12جنوری 2020ء کو 105 سال کی عمرمیں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مقامی جماعت میں سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نماز با جماعت کے پابند تھے۔ اپنے ڈیرہ پر مسجد تعمیر کروائی ہوئی تھی۔ خدمت خلق میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

• مکرمہ رقیہ بی بی چک نمبر171/168شالی منگلا ضلع سرگودھا مورخہ 29 جنوری 2020ءکو74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ انتہائی مخلص، مہمان نواز اور نمازوں کی پابند تھیں۔ بچوں کی تربیت اچھے رنگ میں کی۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بیماری کا صبر سے مقابلہ کیا۔

• مکرمہ زاہدہ پروین بستی یار والا تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ مورخہ 23 دسمبر 2019ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کو مقامی سطح پر لجنہ کی سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم کا بہت شوق تھا اور قرآن کریم کا ترجمہ بھی جانتی تھی۔ گورنمنٹ ٹیچر تھیں۔ احمدی ہونے کے باوجود ہیڈ مسٹرس نے ان کو اسلامیات کی تدریس پر مقرر کر رکھا تھا۔ ساتھی ٹیچر ان سے قرآن پاک کے معنی بھی پوچھا کرتی تھی۔ صوم و صلوۃ کی پابند تھیں۔ جماعتی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہیں اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ ایک نیک دل، ملنسار اور انسانیت کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں ۔ خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کی ایک بیٹی مربی سلسلہ سے بیاہی ہوئی ہیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھی۔

• مکرمہ زینب صدیقہ دار الرحمت وسطی ربوہ مورخہ 27۔اکتوبر 2019ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد گزار خلافت سے بے حد پیار کرنے والی، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، ملنسار، خوش اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور، صابر شاکرہ اور متوکل علی اللہ خاتون تھیں۔

• مکرم محمد سعید خان ابن مکرم محمد یوسف خان جرمنی مورخہ6مارچ 2020ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 2010ء سے قومہ کی حالت میں تھے۔ آپ حضرت چوہدری نور احمدؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے اور مکرم چوہدری محمد احمد درویش قادیان و واقف زندگی کے داماد تھے۔ مرحوم نے سندھ پولیس میں سب انسپکٹر کی سروس کی اور1990ء میں جرمنی آ گئے اور Fulda جماعت میں کچھ عرصہ صدر جماعت اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ملنسار، خوش اخلاق، غریب پرور اور ایک نیک مخلص انسان تھے ۔ خلافت سے بے انتہا عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات اعلانات

مضمون نگار و شعراء متوجہ ہوں

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے ، اس تعلق میں آپ سے مضامین اور منظوم کلام تحریر کرکے بھجوانے کی درخواست ہے۔ مضامین حوالہ جات سے مزین ہوں اور اصل کتب سے حوالہ جات درج ہوں، امید ہو آپ حسب سابق اپنے اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے لئے تعاون کرتے ہوئے درج ذیل ای میل ایڈریس مضامین و منظوم کلام بھجواکر ممنون فرمائیں گے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

info@alfazlonline.org

(ایڈیٹر)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سانحہ ارتحال

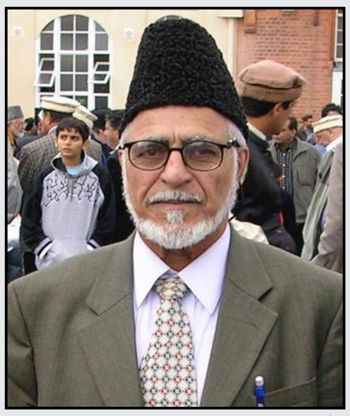

مکرم عبد الحلیم ساقی آف تخت ہزارہ ضلع سرگودھا حال مقیم لندن چند دنوں سے لندن میں کرونا وائرس کی وجہ سے صاحبِ فراش تھے اورتقریباً 85 سال کی عمر میں مورخہ 3۔اپریل 2019ء بروز جمعۃالمبارک بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اناللّٰہ واناّالیہ راجعون۔

محترم عبدالرحیم ساقی مورخہ 31دسمبر1934ء کو رائے پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے وہاں سے ہی آٹھویں کا امتحان پاس کیا۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں ہجرت کر آئے۔ آپ کو خدمت دین کا شروع سے ہی شوق تھا۔ تخت ہزارہ کی مجلس کے قائد خدام الاحمدیہ کی خدمت کے علاوہ امیر جماعت تخت ہزارہ بھی رہے۔ آپ کو 1974ء میں وہاں بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ۔ جب مخالفین نے آپ کے کاروبار اور گھر کو آگ لگا دی تو لاہور شفٹ ہوگئے اور گلبرگ لاہور کے سیکریٹری مال مقرر ہوئے۔آپ نے یہ ذمہ داری اکتوبر 2000ء تک نبھائی۔ اس دوران آپ امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دیتے رہے اس کے علاوہ بچوں کو قرآن بھی پڑھاتے تھے۔نومبر 2000ء میں جب لندن شفٹ ہوئے تو وہاں بھی خدمت دین کا سلسلہ جاری رکھا۔2002ء سے مارچ 2019ء جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ برطانیہ کے دفتر میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ سب سے پہلے دفتر میں تشریف لاتے۔ہمیشہ اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی میں مگن رہتے۔ شعبہ جنرل سیکرٹری جب تک بیت الفتوح کی بالائی منزل پر تھا وہاں کئی ایک ڈیسک تھے ۔ ساقی صاحب فوٹو کاپی اور فیکسز کے کاموں میں مشغول رہتے ، سرکلر اور دوسرے دفاتر میں پیغام بھی لے کر جانے میں مصروف رہتے آپ کا ایک خاص اور نمایاں وصف مہمان نوازی بھی تھا۔دفتر میں ہر آنے والے کو چائے پیش کرتے۔ باہر سے آئے مہمانوں کے سوالوں کے جواب دیتے اور راہنمائی کرتے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایام میں تو عمر کے اس حصہ میں ان کی مصروفیات دیکھ کر ان پر ہر ایک کو رشک آتا ۔ جب بھی کسی سے ملتے خواہ جانے والا نہ بھی ہو پُرتپاک انداز سے ملتے اور سلام کرتے۔ وہ نہ تو مہتمم تھے اور نہ ہی قائد لیکن انسانیت کی ہر حال میں خدمت کرنے والے تھے۔

آپ کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی ، عام دنوں میں آپ تین پاروں کی تلاوت کرتے اور رمضان المبارک میں تو آپ کی تلاوت کی رفتار میں بہت تیزی آ جاتی ، ایک دن میں دس پارے مکمل کرتے۔ لندن میں آپ نے بڑی عمر کے احباب کو قرآن پڑھایا۔ آپ کے بیٹے نے بتایا کہ آپ کو خلافت احمدیہ سے بہت محبت تھی اور ہمیشہ خلافت سے چمٹے رہنے کی ہدایت کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پیار اور مغفرت کا سلوک فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمارے اس خادم دین کو اپنی قربت میں جگہ دے۔اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ اطلاع دیتے ہیں:

محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کی ہر دلعزیز شخصیت اور سیکرٹری جائیداد محترم رشید احمد ایاز آ ف ایاز میڈیکل ہال، مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ مورخہ 27مارچ 2020بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے آ ٹھ بجے بعمر 68 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔اسی روز بعد نماز مغرب وعشاء مسجد ناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں ان کی نماز جنازہ مکرم قیصر محمود مربی سلسلہ نے پڑھائی۔جس کے بعد عام قبرستان ربوہ میں تدفین ہوئی۔اس موقع پر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔

آپ محترم چوہدری مختار احمد ایاز مرحوم، بانی بشیر ہائی اسکول کمپالا یوگنڈا کے بیٹے اور مکرم ڈاکٹر سید بشیر احمد مرحوم آف شیخو پورہ شہر کے داماد تھے۔نیز آ پ سر ڈاکٹر افتخار احمد ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ یو کے اور مکرم نذیر احمد ایاز مرحوم سابق صدر جماعت نیویارک یو ایس اے کے چھوٹے بھائی تھے۔

مرحوم نماز باجماعت کے پابند اور جماعتی اور فلاحی کاموں میں ہمہ وقت مستعد رہتے تھے۔1974 کے پُرآشوب حالات میں آ پ کو سرگودھا جیل میں اسیر راہ مولا رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

آ پ بہترین انتظامی صلاحیتوں کے حامل تھے ۔ بے لوث ہو کر ہر کسی کے کام آ تے تھے ۔ خوش اخلاق، ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ ایک ہمدرد انسان تھے جن میں خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر ابھرا ہوا تھا ہر وقت دوسروں کی مدد کرنے کے لیے تیار رہتے تھے ۔

جب ربوہ میں انجمن تاجران کا قیام ہوا تو ابتداء میں فیکٹری ایریا، مبشر مارکیٹ اور رحمت بازار کے مارکیٹ صدر بھی رہے۔

آپ تقریباً نصف صدی سے ربوہ میں ایاز میڈیکل ہال کے نام سےاپنا کلینک اور میڈیکل سٹور چلا رہے تھے۔ جہاں پر مہارت اور ہمدردی سے مریضوں کا علاج کرتے تھے۔

اچھے سوشل ورکر بھی تھے۔ لمبا عرصہ رضا کارانہ طور پر ربوہ کے حلقہ جات میں محکمہ صحت کے ساتھ مل کر گھر گھر جاکر بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے حفاظتی قطرے پلانے کا کام نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیتے رہے۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے مواقع پر لمبے عرصے تک بطور نائب منتظم تقسیم روٹی لنگر خانہ نمبر2دارالرحمت غربی ڈیوٹی دیتے رہے اور تا وفات بطور منتظم تقسیم روٹی لنگر خانہ نمبر 2خدمات بجا لاتے رہے۔

کافی عرصہ نائب زعیم مجلس انصار اللہ دارالرحمت غربی رہے۔وفات تک آپ بطور سیکریٹری جائیداد دارالرحمت غربی ربوہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بھائی ، دو بہنیں،چار بیٹے،دو پوتے اور ایک پوتی یادگار چھوڑی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے پیار اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین میں قرب اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ نیز ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے ۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

کرونا وائرس

کرونا نے سبھی کو گھر میں بٹھا دیا
سب کو خدائے قادر کے آگے جھکا دیا
جو مبتلا تھے شرک کی لعنت میں ہر گھڑی
توحید کا انہیں بھی رستہ دکھا دیا

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

طلوع و غروب آفتاب

6۔اپریل2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:54	18:37
مدینہ منورہ	04:51	18:39
قادیان	04:47	18:51
ربوہ	04:28	18:33
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:26	19:44